اختلاف رائے

ایک حرام و حلال تو وہ ہے جو نصِ صریح میں حلال یا حرام قرار دیا گیا ہو، اور وہ اصولی چیز ہے جس میں رد و بدل کرنا موجب کفر ہو جاتا ہے۔ دوسرا حلال و حرام وہ ہے جو نصوص کی دلالتوں یا اشارات یا اقتضاءات سے استنباط کیا جائے، یہ فروعی چیز ہے اور اس میں ہمیشہ سے علما و فقہاے اُمت حتیٰ کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے درمیان بھی اختلافات رہے ہیں۔ ایک ہی چیز کو کسی نے حلال قرار دیا ہے اور کسی نے حرام، اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اس نوع کی استنباطی تحلیل و تحریم پر مباحثہ و محاجّہ سے آگے بڑھ کر کسی نے دوسرے کو یہ الزام دیا ہو کہ تمھارا دین بدل گیا ہے یا تم خدا کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر رہے ہو۔ افسوس یہ ہے کہ ہندستان میں بلکہ عام مسلمانوں میں ایک مدت سے شرعی مسائل کی آزادانہ تحقیق کا سلسلہ بند ہے اور ہر گروہ کسی ایک مذہبِ فقہی کی پابندی میں اس قدر جامد ہو گیا ہے کہ اپنے ہی مذہبِ خاص کو اصل شریعت سمجھنے لگا ہے۔ اس لیے جب لوگوں کے سامنے ان کے مانوس مسلک سے ہٹ کر کوئی تحقیق آتی ہے تو وہ اس پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں کہ گویا دین میں کوئی تحریف کی گئی ہے، حالانکہ سلف میں، جب کہ آزادانہ تحقیق کا دروازہ کھلا ہوا تھا، علما کے درمیان حلال و حرام اور فرض و غیر فرض تک کے اختلافات ہو جاتے تھے، اور ان کو نہ صرف برداشت کیا جاتا تھا بلکہ ہر گروہ اپنے نزدیک جو حکمِ شرعی سمجھتا تھا، اس کی خود پابندی کرنے کے ساتھ دوسروں کو بھی یہ حق دیتا تھا کہ اُن کے نزدیک جو حکم شرعی ہو، اُس کی وہ پابندی کریں۔ (’رسائل و مسائل‘، ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد ۲۸، عدد ۳، ربیع الاول ۱۳۶۵ھ، فروری ۱۹۴۶ء، ص ۵۲-۵۳)